Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | منگل - ۸ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۱۲ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۱۲ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۱۰

خدا تعالیٰ کی عظمت لامحدود ہے

خدا تعالیٰ کی عظمت کی تو کوئی حد بست ہی نہیں۔ غیر محدود عظمتوں کا مالک۔ بڑا عظیم ہے اپنی ذات میں۔ بڑی قدرتوں والا ہے اپنی صفات کے جلووں میں۔ بڑا احسان کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق پر۔ جب وہ احسان کرتا ہے تو اس کا حُسن رُوحانی آنکھ رکھنے والے کو اس کا دیوانہ بنا دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ پر عاشق ہو جاتا ہے۔ اسکی کیفیت بدل جاتی ہے۔ دنیا سے محبت ختم ہو جاتی ہے۔

(اقتباس از خطاب فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جبکہ یہ ثابت ہے کہ پھر اس دنیا میں واپس آنا نہیں ہے اور یہاں سے سب قصّہ تمام کر کے جائیں گے اور پھر دنیا سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا تو املاک و اسباب کا خیال کرنا کہ اس کا وارث کوئی ہو یہ شرکاء کے قبضہ میں نہ چلے جاویں فضول اور دیوانگی ہے۔ ایسے خیالات کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ منع نہیں بلکہ جائز ہے کہ اس لحاظ سے اولاد اور دوسرے متعلقین کی خبر گیری کرے کہ وہ اس کے زیر دست ہیں تو پھر یہ بھی ثواب اور عبادت ہی ہوگی اور خدا تعالےٰ کے حُکم کے نیچے ہوگا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۹)

"ہر کام میں اس کے خدا ہی مدّنظر ہو۔ کھانے پینے۔ عمارت بنانے۔ دوست دشمن کے معاملات غرض ہر کام میں خدا تعالےٰ ملحوظ ہو تو سب کاروبار عبادت ہو جاتا ہے لیکن جب مقصود متفرق ہوں پھر وہ شِرک کہلاتا ہے مگر صاحب ایمان دیکھے کہ خدا تعالےٰ کی طرف نظر ہے یا اور قصد ہے۔ اگر اور طرف ہے تو سمجھے کہ دُور ہو گیا ہے۔ صید نزدیک است و دور انداختہ۔ بات مختصر ہوتی ہے مگر اپنی بدقسمتی سے لمبی بنا کر محروم ہو جاتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی طرف تبتّل کرنا اور اس کو مقصود بنانا اہل و عیال کی خدمت اسی لحاظ سے کرنا کہ وہ امانت ہے۔ اس طرح پر دین محفوظ رہتا ہے کیونکہ اس میں خدا کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ لیکن جب دنیا کے رنگ میں ہو اور غرض وارث بنانا ہو تو اس طرح پر خدا کے غضب کے نیچے آجاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۰-۶۰۱)

درخواست دُعا

محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کی اہلیہ محترمہ کا آنکھ کا آپریشن ۱۱ مئی کو فضل عمر ہسپتال میں کامیابی سے ہو گیا ہے احباب کرام سے کامل شفا عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جس دوست کو کوئی گری پڑی چیز ملے وہ محترم صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔ اسی طرح جس صاحب کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو وہ بھی محترم صدر عمومی صاحب ربوہ کے دفتر سے پتہ کریں۔

ہر فضل و احسان اللہ ہی کی طرف سے آتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یہ بھی رجحان پایا جاتا ہے کہ اگر خدا کا کوئی فضل ہو تو انسان اپنے اندر وہ نیکی تلاش کرتا ہے کہ کس وجہ سے فضل ہوا ہے۔ خدا نے کوئی خاص احسان کیا تو انسان کہتا ہے یہ اس لئے ہے کہ میں نے غریبوں کی ہمدردی کی تھی۔ خدا نے بہت احسان کیا اور شفاء بخشی تو انسان سوچتا ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ میں نے فلاں انسان کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا تھا اور یہاں تک کہ جب کسی شخص پر خدا کا خاص فضل نازل ہو تو لوگ بھی جو تبصرے کرتے ہیں ان میں اس شخص کی خوبیاں تلاش کر رہے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس پر یہ فضل کیا ہے تو اس کی یہ بات سُنی گئی، اس کی یہ نیکی کام آئی اور ہمارے ہاں روزمرہ کے محاورے میں یہ بات اکثر سننے میں آتی ہے کہ اس کی تو فلاں نیکی کام آ گئی۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ انسان کی نیکیاں کیا؟ ان کی حیثیت کیا؟ خدا تعالیٰ اگر انسان کی نیکیوں کے مقابل پر اس کی بداعمالیوں پر حساب کرے تو کسی کے پلّے کوئی نیکی باقی نہ رہے۔ اپنی نیکی کی طرف خیال آجاتا ہے اور بدیاں انسان بھول جاتا ہے اور خدا کے وہ احسانات جو خالصتہً فضل کے نتیجے میں ہیں ان احسانات کو اپنی طرف منسوب کرنے لگ جاتا ہے کہ میری کسی خوبی کے نتیجے میں ایسا ہوا لیکن ایک عارف باللہ اس معاملے میں کبھی دھوکا نہیں کھاتا چنانچہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) مناجات میں عرض کرتے ہیں کہ ؎

سب کچھ تری عطا ہے، گھر سے تو کچھ نہ لائے

کیسا سادہ لیکن کتنا عظیم اور قوی اظہار ہے۔ کتنی گہری اور دائمی حکمت اس میں بیان فرما دی گئی ہے ؎

سب کچھ تری عطا ہے، گھر سے تو کچھ نہ لائے

پس (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہتے ہوئے جب تک یہ رجحان پیدا نہ ہو کہ سب کچھ تری عطا ہے گھر سے ہم کچھ نہیں لائے تو اس وقت الحمد کا مضمون کامل نہیں ہو سکتا۔ اور اس وقت تک (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کی دعا میں طاقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس جب آپ کلیتہً حمد سے اپنے آپ کو خالی کر لیتے ہیں۔ اللہ کے جتنے احسانات ہیں ان کو خدا کے احسانات کے طور پر گنتے ہیں اور ان پر حمد کے گیت گاتے ہیں تو پھر جب (ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کہتے ہیں تو دل پوری سچائی کے ساتھ یہ عرض کرتا ہے، خدا کے حضور یہ اقرار کرتے ہوئے عرض کرتا ہے کہ ہم نے تو اپنی حمد سمجھی کچھ نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۱۲ مئی ۱۹۹۲ء

اندھیرا ۔ اور ۔ گناہ

گناہ کی بنیاد اندھیرا ہے۔ ذہن کا اندھیرا ہو یا دل کا اندھیرا۔ روشنی کا فقدان ہو یا روشنی اتنی مدھم ہو کہ اسے روشنی نہ کہا جاسکے۔ یہی باتیں گناہ کی بنیاد ہوتی ہیں۔ انسان گناہ چھُپ کے کرتا ہے اور چھپنے کے لئے سب سے بہتر موقع اندھیرے ہی کا ہوتا ہے۔ چوری رات کو ہی زیادہ کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ رات کا تعلق اندھیرے سے ہے۔ یا دن کے وقت کی جائے تو اس اندھیرے کو چھپنے کا اندھیرا کہا جا سکتا ہے۔ نیکی سے چھپنا گناہ پر مائل کرتا ہے بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ نیکی سے چھُپنا اندھیرا ہے اور اس اندھیرے ہیں ۔ نیکی کے خلاف ۔ جو کام کیا جاتا ہے وہ گناہ ہے۔ اگر کوئی ایسا ماحول پیدا کیا جاسکے کہ اندھیرا ہو ہی نہ۔ روشنی ہی روشنی رہے تو یقیناً انسان گناہ کی چوری کبھی نہ کرے گا۔ اور اگر کبھی اس کے دل میں اس چوری کا خیال آئے بھی تو مسلسل روشنی اسے اس خیال سے باز رہنے پر مجبور کر دے گی۔

لیکن ایسا ماحول کہاں میسّر آسکتا ہے۔ دنیا میں تو دن بھی ہے اور رات بھی۔ روشنی بھی ہے اور اندھیرا بھی۔ انسان جائے تو کہاں جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ روشنی ہی روشنی ہے۔ اور خدا کا ہو جاتے یا جیسے کہتے ہیں، خدا میں ہو کر زندگی بسر کرنے سے انسان ہمہ وقت روشنی ہی میں رہتا ہے۔ اسے اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ وہ خدا کے ساتھ ہے اور خدا اس کے ساتھ ہے۔ وہ خدا کو دیکھتا ہے اور خدا اسے دیکھتا ہے۔ جب انسان کی یہ حالت ہو جائے تو وہ ہر لمحہ روشنی میں رہتا ہے۔ اس کے اندر بھی روشنی ہوتی ہے اور اس کے باہر بھی۔ اس کے آگے بھی روشنی ہوتی ہے اور اس کے پیچھے بھی۔ اس کے دائیں بھی روشنی ہوتی ہے اور اس کے بائیں بھی روشنی ہوتی ہے۔ اتنی زیادہ روشنی میں اس کا اندھیرے سے کس طرح واسطہ پڑ سکتا ہے۔ وہ نیکی کس طرح چھوڑ سکتا ہے اور بدی کی طرف کس طرح مائل ہو سکتا ہے۔

پس ان دونوں باتوں کو باہم اگر اکٹھا کر کے سوچیئے۔ ہمیں روشنی کی ضرورت ہے تاکہ گناہ ہمارے قریب نہ آسکے اور سب سے بہتر اور سب سے زیادہ روشنی خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے۔ اگر ہم اس روشنی کو حاصل کر لیں اور اس روشنی کے ساتھ رہیں تو گناہ کا ہمیں خیال بھی نہیں آسکتا۔ اور نیکی ہماری سرشت بن کر ہمہ وقت ہمارے ساتھ رہ سکتی ہے۔

اُن کے اندازِ ستم کی بات ہے
میری چُپ سے اُن کی بازی مات ہے
ہے مری راتوں میں بھی دن کی ضیاء
اُن کے دن کی روشنی بھی رات ہے

ـــــ ابوالاقبال

تان کر چہروں کی چادر دُھوپ کو ٹھنڈا کیا
دَم اگر گھٹنے لگا تو ہاتھ سے پنکھا کیا

کھٹکھٹانے پر بھی دل کا وا نہ دروازہ کیا
ہم نے ہر حالت میں اپنے آپ سے پردہ کیا

مشتعل چہرے اندھیری رات میں جلتے رہے
بُوند پانی کی نہ برسی شہر نے فاقہ کیا

لوگ دیواروں کے رستے انجمن میں آگئے
خود بھی رُسوا ہوگئے اَوروں کو بھی رُسوا کیا

تیری دُنیا دائرہ در دائرہ در دائرہ
دائروں کے دیس میں ہم نے سفر تنہا کیا

رات کو شیشہ دکھا کر شہر کی تصویر لی
دُور تک کھڑکی کے رستے چاند کا پیچھا کیا

تم تو اک پتھّر گرا کر مُسکرا کر چل دیئے
وقت کا ویران سینہ مُدّتوں گونجا کیا

آہٹیں درّانہ در آئیں سسکتی ہانپتی
مَیں نے جب سنسان کمرے میں ترا چرچا کیا

رات غم کی داستاں ہم بھی نہ مضطرؔ سُن سکے
بات لمبی ہوگئی تھی نیند نے غلبہ کیا

چوہدری محمد علی

ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہو

سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔
"بعض لوگ بظاہر تو نیک معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل وہ شقی ہوتے ہیں اور ان کا انجام بُرا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ بظاہر بُرے معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ آخر کار نیک ہوتے ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہے اور کبھی سستی سے کام نہ لے۔ جس کو خدا تعالیٰ صداقت دیتا ہے وہ گمراہ نہیں ہوتا۔ بعض بڑے بڑے گندوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیتا ہے اور بعض بڑی بڑی صحبتوں میں رہ کر بھی تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور گرے رہنا چاہیئے۔ ہمارا مرنا اور جینا اللہ کے لئے ہو اور ہمارا سب کچھ اسی کے لئے ہو۔" (خطباتِ جمعہ جلد اوّل صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

(یہاں) بنی اسرائیل کی پھر ایک اور ناشکری کا ذکر کیا گیا ہے جو منّ و سلویٰ کے انعام کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ ایک لمبے عرصے تک بنی اسرائیل کو منّ و سلویٰ ملتا رہا۔ کبھی کبھی درمیان میں شہروں میں جانے اور وہاں رہائش اختیار کرنے کا موقع بھی مل جاتا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے وہ ایک ہی قسم کی غذا دیر تک کھانے کی برداشت نہ کر سکے۔ گو حق یہ ہے کہ یہ بھی ایک قسم کی نہ تھی اس میں بھی تنوع موجود تھا۔ مگر بنی اسرائیل مصر میں رہ کر شہری زندگی کے عادی ہو چکے تھے۔ وہ بھنی ہوئی اور تلی ہوئی اور دم پخت چیزوں کے شوقین تھے۔ پس وہ جنگلی غذاؤں پر مطمئن نہ تھے اور ان جنگلی غذاؤں کے پیچھے جو حکمت تھی اس کی قدر نہ کرتے تھے۔ آخر ایک دن تنگ آکر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا کہ اے موسیٰ ہم ایک قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے ہماری برداشت سے یہ بات بڑھ گئی ہے۔ بے شک تجھ میں طاقت ہو گی کہ ایک قسم کے کھانے پر صبر کرے۔ اور تجھے اس کے بدلنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی ہو گی مگر تو ہماری خاطر (یہ مفہوم ہمارے لئے دعا کر کے الفاظ سے نکلتا ہے جس کے معنے ہیں خدا تعالیٰ سے ہماری خاطر دعا کر) اللہ سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے زمین کی ہر قسم کی ترکاریاں نکالے یعنی ہمیں کسی ایسی جگہ پر ٹکنے کی اجازت دی جائے جہاں کھیتی باڑی ہو سکتی ہو اور ہر قسم کے غلے اور دالیں اور ترکاریاں اور سبزیاں ہم کو میسر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں ان سے فرمایا کہ کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلہ میں ایک ادنیٰ چیز کو لینا چاہتے ہو۔ عربی کا محاورہ ہے کہتے ہیں (۔) یعنی جس پر حرف ب آتا ہے۔ وہ چیز چھوڑی جاتی ہے اور جو بغیر ب کے مفعول ہوتا ہے وہ لیا جاتا ہے (ـــــ) کے معنے ہوں گے کہ خیر کو چھوڑ کر ادنیٰ لینا چاہتے ہو۔

اب رہا یہ سوال کہ خیر کیا ہے اور ادنیٰ کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ خیر سے مراد گوشت ہے اور ادنیٰ سے مراد ترکاریاں ہیں لیکن یہ درست نہیں۔ ترکاریاں بھی خیر ہیں اور گوشت بھی خیر ہے اور نہ دینی قانون کا یہ مسئلہ ہے کہ اگر کوئی اچھا کھانا ملتا ہو تو وہ برا نہ کھاؤ۔ بسا اوقات انسان کا دل پلاؤ کو نہیں کرتا۔ دال کو کرتا ہے اور یہ بات خدا تعالیٰ کے عذاب یا اس کی ناراضگی کا موجب نہیں ہو سکتی حقیقت یہ ہے کہ اس جگہ ان غذاؤں کا جو جنگل میں بغیر محنت کے ملتی ہیں۔ ان غذاؤں سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ جو شہروں میں محنت و مشقت کے بعد ملتی ہیں۔ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے ان جنگلوں میں اس لئے رکھا تھا تا غلامی کا اثر دور ہو جائے۔ اور مصریوں کی صحبت میں جن گناہوں کی عادت انہیں پڑ گئی تھی۔ ان کا ازالہ ہو جائے۔ اسی طرح غیر قوموں سے مل کر ان کے مشرکانہ جذبات بار بار نہ بھڑکتے رہیں۔ بلکہ موسیٰؑ کی صحبت میں مستقل طور پر رہ کر توحید کو وہ اپنے اندر جذب کر لیں۔ جنگل میں آخر وہی غذائیں مل سکتی ہیں جو جنگل کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مہیا کر دیں۔ سبزیاں ترکاریاں اور تمدنی طور پر پکائے ہوئے کھانے تو آبادیوں سے ہی تعلق رکھتے ہیں اور وہیں میسر آسکتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے مطالبہ سے بھی یہ مراد نہ تھی کہ ان کو ککڑیاں اور ترکاریاں ملیں۔ بلکہ ان کا بھی یہ مطلب تھا کہ ہم کو آبادیوں میں رہنے کی اجازت دی جائے ہم اس بدوی زندگی سے تنگ آ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ کیا تم اچھی چیز کو چھوڑ کر ادنیٰ کو لینا چاہتے ہو تو اس سے بھی یہ مراد نہیں کہ ترنجبین یا شہد یا کھمبوں یا بٹیروں کو چھوڑ کر تم گندم اور ترکاریوں کو کیوں لینا چاہتے ہو بلکہ اس سے بھی یہ مراد ہے کہ کیوں تم اس اچھی زندگی کو چھوڑ کر جو تمہیں حکومت اور آئندہ فاتحانہ زندگی بسر کرنے کے قابل بنا رہی ہے اس زندگی کو قبول کرنا چاہتے ہو جو تمہاری حیثیت کو معمولی زمینداروں کی حیثیت میں تبدیل کر دے۔ تمہارا ایسا مطالبہ یا تو اس وجہ سے ہے کہ تم بالکل کم عقل ہو۔ اور اس زندگی کی قدر کو نہیں سمجھتے جو خدا تمہیں دینے والا ہے اور یا پھر تم کو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں۔ تم سمجھتے ہو بادشاہت ہمیں کہاں ملنی ہے۔ کیوں زمیندارے کی زندگی سے بھی محروم رہیں۔ اور یہ دونوں باتیں چونکہ بے ایمانی اور دناءت پر دلالت کرتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ڈانٹا اور ان پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

بنی اسرائیل کا ایک کھانے پر تسلی نہ پانے کا ذکر بائبل میں بھی موجود ہے چنانچہ گنتی باب ۱۱ آیت ۵ میں لکھا ہے۔

"ہم کو وہ مچھلی یاد آتی ہے جو ہم مفت مصر میں کھاتے تھے۔ اور وہ کھیرے اور وہ خربوزے اور وہ گندنا اور وہ پیاز اور وہ لہسن۔"

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے۔ ویسے (نماز قائم کرو) کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی خالی (نماز پڑھو) کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے۔ جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو پھر بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گناہ گار ہو گا۔ اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقعہ مل سکے۔ مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گناہ گار ہو گا

آج کل بہت سے لوگ ایسے ملتے ہیں جو باجماعت نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ نماز ہو چکتی ہے اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ نماز چلی گئی۔ ان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ کیونکہ وہ معمولی غفلت سے بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔

(نماز کو قائم کرتے ہیں) کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ نماز چستی اور ہوشیاری سے ادا کی جائے کیونکہ سستی اور غفلت کی وجہ سے خیالات میں پراگندگی پیدا ہوتی ہے اور نماز کا مغز ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں لاتیں ڈھیلی چھوڑنے یا سہارا لگانے یا کہنیاں سجدہ کے وقت زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا ہے اور اس کے بالمقابل رکوع میں کمر سیدھی رکھنے۔ کھڑا ہوتے وقت رکوع میں ٹانگوں کو سیدھا رکھنے سجدوں میں پاؤں گھٹنوں، ہتھیلیوں اور ماتھے پر بوجھ رکھنے اور کمر اور پیٹ کو لاتوں سے جدا رکھنے اور قعدہ کے موقعہ پر دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھ کر پاؤں پر کھڑا رکھنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ یہ سب امور چستی اور ہوشیاری پیدا کرتے ہیں۔ اور نیند اور اونگھ اور غفلت کو دور کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ سر اور جوارح کے اعصاب کو تری اور سردی پہنچ کر جسم میں چستی اور خیالات میں یکسوئی پیدا ہو

اور یہ جو معانی (نماز کو قائم کرتے ہیں) کے لغوی معنوں سے استنباط کر کے لکھے گئے ہیں قرآن کریم اور احادیث سے بھی ان کی تصدیق ہوتی ہے۔ مثلاً ایک معنے (نماز کو قائم کرتے ہیں) کے کئے گئے تھے کہ باقاعدگی سے نماز ادا کریں اور ناغہ نہ کریں۔ اس کے مفہوم کی تائید قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ یعنی (صاحب ایمان) اپنی نمازوں میں ناغہ نہیں ہونے دیتے بلکہ ہمیشہ باقاعدگی سے نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے معنے اعتدال اور درستی کے ساتھ نماز ادا کرنے کے کئے گئے تھے۔ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے۔ یعنی صاحب ایمان اپنی نمازوں میں خشوع اور فرمانبرداری کو مدنظر رکھتے ہیں یعنی ظاہری اور باطنی احکام جو نماز کے بارہ میں دئے گئے ہیں سب کو پورا کرتے ہیں۔ تیسرے معنے (نماز قائم کرتے ہیں) کے یہ کئے گئے تھے کہ وہ نماز کو درست رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان معنوں کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ کامل صاحب ایمان اپنی نماز کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ یعنی اسے اعلیٰ اور کامل بنانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ چوتھے معنے یہ کئے گئے تھے کہ نماز باجماعت کی ترویج میں (صاحب ایمان) لگے رہتے ہیں۔ ان معنوں کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ

"اے ہمارے مخاطب اپنے اہل کو نماز کی نصیحت کرتے رہا کرو۔ اور اس حکم کو کبھی نہ بھولو بلکہ نماز کی یاد دہانی کو ایک ضروری اور لازمی ذمہ داری سمجھو۔"

اور یہ جو معنے کئے گئے تھے کہ نماز باجماعت (نماز قائم کرو) سے مراد نماز باجماعت کے ہیں۔ ان کی تصدیق اس سے ہوتی ہے۔ یعنی

"جب تو اپنے پیروکاروں میں موجود ہو اور نماز میں ان کی امامت کرائے تو چاہئے کہ (اہل ایمان) سب کے سب نماز باجماعت میں شامل نہ ہوں بلکہ بوجہ جنگ کے ان میں سے صرف ایک حصہ نماز باجماعت میں شامل ہو اور دوسرا حصہ بھی اپنے ہتھیار اٹھائے رہے۔"

اس سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ نماز کو

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد

آج جو چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ماؤں کی گود میں پل رہے ہیں۔ یہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ انسانیت کے مستقبل کا دارو مدار ان کونپلوں پر ہے۔ یہی بچے اپنی اعلیٰ تربیت نگہداشت کے طفیل انسان کے مستقبل کی لکیریں کھینچ دیں گے پس اُن ماؤں کو چاہیئے کہ ان کی تربیت اس ڈھنگ سے کریں کہ یہ بڑے ہو کر قوموں کے عظیم تر آنے والے کل کے ضامن بنیں۔ کسی ماں کی گود میں آئندہ کا عظیم عالم و فاضل اور متقی انسان پرورش پا رہا ہے کسی کی گود میں سائنس کے میدان کا ڈاکٹر عبدالسلامؒ ہے کوئی گود انجینئر، ڈاکٹر، فلاسفر، پروفیسر، ماہر معاشیات وغیرہ لئے ہوئے ہے۔ پس ان کی تربیت میں پہلے سے بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔

آپ کے گھر میں ایک بچہ ایک یا دو یا تین سال کا ہو چکا ہے تو یاد رکھیں اب آپ کا سامنا ایک حقیقی شخصیت سے ہے۔ اس کے دماغ کا کمپیوٹر آن ہو چکا ہے۔ اب وہ ارد گرد کے ماحول کو اپنے دماغ کے پردہ پر تحریر کر رہا ہے۔ اس دو۔ تین سال کے عرصہ میں آپ اپنے بچے کے متعلق بہت کچھ جان چکے ہیں۔ اب یہ بڑھے گا اور نشوونما پائے گا۔ یاد رکھیں۔ اس کی ایک منفرد شخصیت ہے۔ اسکے مزاج کے مطابق اسکی تربیت کریں۔ اگر اُسے اعلیٰ کردار کا مالک سچا انسان بنانا چاہتے ہیں تو پہلے خود اپنے گھر کے ماحول کو سچا اور نکھرا بنائیں۔ بچہ شروع میں ایک نقال کی طرح ہوتا ہے وہ بڑوں کی نقل کرتا ہے لیکن یاد رکھیں یہ نقل کرنا عارضی نہیں ہوتا بلکہ اُسکے آئندہ مستقبل پر اثر انداز ہوتا ہے۔

بعض بچوں کی عادتیں ایسی ہوتی ہیں جن پر فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں وہ خود بخود چھوٹ جاتی ہیں۔ مثلاً بوتل سے دودھ پیتے وقت بوتل کو چوستا تھا۔ اسکی یہ عادت بہر حال بُری تھی۔ کچھ عرصہ تک تو وہ صرف اس طریقے پر اپنا پیٹ بھرتا رہا۔ اگر کوئی بری عادت اس میں راسخ ہو سکتی تھی تو وہ یہی عادت تھی لیکن اس نے یہ عادت ترک کر دی۔ گھٹنوں کے بل چلنا ایک دوسری مثال ہے۔ اگر یہ عادت عمر بھر رہے تو بڑی ہی خوفناک صورت بن جاتی۔ آپ کے بچے کو یہ عادت ضرور تھی لیکن اُس وقت ختم ہو گئی۔ جب وہ سکول جانے کی عمر تک پہنچ گیا اور وہ خود بخود چھوٹ گئی۔

آئندہ بھی آپ کا بچہ بہت سی ایسی بُری عادتوں کا شکار ہو گا ایسی حرکتیں وہ بار بار کرے گا۔ کیونکہ وہ نشوونما کے دور سے گذر رہا ہے۔ آپ ان حرکتوں پر پریشان ہونگے فکر مند ہونگے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ اکثر باتیں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک قدرتی نظام ہے۔ اسکے لئے آپ کو کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن بعض ایسی باتیں ہیں جو کہ آپ نے کرنی ہیں جو خود بخود دور نہیں ہوتیں بلکہ آپ کی توجہ کی محتاج ہوتی ہیں۔ ان کا ذکر آگے آئے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ بچے کے اندر احساسات ہوتے ہیں۔ آپ نے اسے بھوکا ہونے کی حالت میں اکثر دیکھا ہے جب بچے کو بھوک ستاتی ہے تو وہ خوب روتا ہے۔ جب وہ کسی خوراک کو پسند نہیں کرتا تو اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔ جب آپ اسے گود میں لیتے ہیں تو اس کی حرکتوں پر غور کریں وہ رونا بند کر دیتا ہے بڑے معصومانہ انداز میں مسکراتا ہے۔ اس کا اس عمر میں اپنا مخصوص انداز گفتگو ہے۔ اس پر توجہ دیں۔ کیونکہ وہ آئندہ اپنی زبان زیادہ سے زیادہ استعمال کرے گا مگر آنسوؤں اور دلکش مسکراہٹوں کی زبان میں بھی باتیں کرتا رہے گا۔ بچوں کی پرورش کے سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ خود اندرونی طور پر مطمئن اور پُر اعتماد ہوں۔ کیونکہ بچوں کے متعلق گہرے مطالعہ اور تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بچے اسی وقت بہترین طریقے پر پرورش پا سکتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کے درمیان رہیں جو ذہنی الجھنوں سے دوچار نہ ہوں۔ کیونکہ بچہ اگر الجھے ہوئے اور نفسیاتی ماحول میں پرورش پائے گا تو اس کی شخصیت مردہ اور پیچیدہ ہو گی اور مستقبل میں آپ کا واسطہ ایک نہ سمجھ میں آنے والے انسان سے ہو گا۔ اس لئے بچے کی شروع ہی سے نفسیاتی رجحان سمجھ کر پرورش کریں۔

خود مختاری

جوں جوں بچہ بڑا ہو گا وہ اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو آزمانے کی کوشش کرے گا۔ اور اشیاء پر ملکیت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا کیونکہ اس دور میں وہ خود پر لوگوں اور چیزوں پر اقتدار چاہتا ہے۔ مثلاً فلاں شئے میری ہے یا تو امی میرے ہیں کوئی دوسرا بچہ ویسے ہی کہہ دے کہ نہیں وہ شئے میری ہے تو بچہ چڑ جائے گا اور اپنی ملکیت پر ضد کریگا۔ آپ کو اس صورت حال سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے اصل میں بچہ خود اعتماد اور پُر یقین ہونا چاہتا ہے اور اسے آپ ہونے دیں جو بچہ دبا دبا سا رہتا ہے آگے جا کر اسکی طبیعت خطرناک بن سکتی ہے۔

چلنے پھرنے کا زمانہ

دیکھا گیا ہے کہ بچہ بعض دفعہ پہلے سال کے آخر پر چلنے کے قابل ہو جاتا ہے لیکن بعض بچے بارہ، چودہ، سولہ ماہ یا اس سے زیادہ دیر میں چلنا شروع کرتے ہیں لیکن اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ اس عمر میں وہ چلتا ہے گرتا ہے کوئی بھی چیز اسے اس حرکت سے باز نہیں رکھ سکتی آپ کا بچہ جیسے ہی اپنا پہلا قدم اٹھاتا ہے اس وقت آپ کوئی ایسی تدبیر نہیں کر سکتے کہ وہ جلد ہی دوڑنا شروع کر دے بہتر یہی ہے کہ آپ عجلت نہ کریں بچے کو بالکل آزاد چھوڑ دیں وہ اس قدرتی مرحلے کو خود طے کرے گا۔ جب اسکی ہڈیاں اور پٹھے مضبوط ہو جائیں گے اور اس کا جسم تیز چلنا شروع کر دے گا۔ آپ کی اب ذمہ داری شروع ہو گی اسے جوتے پہنائیں کیونکہ اب آپ کے بچے کا پاؤں تیزی سے بڑھے گا۔ جب بچہ خوب جما کر قدم رکھنے لگے تو اس عرصہ میں مناسب قسم کے گڈو ولنے وغیرہ کی مدد سے چلنے میں بچہ خوب مزہ محسوس کرے گا۔ کھلونا نما گاڑی جس کے ساتھ ہینڈل بھی ہو وہ بہت عمدہ رہتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کھلونے مثلاً گاڑیاں ویگن ٹرک اور ٹرینیں وغیرہ بچے کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں کیونکہ اس عمر میں بچے کسی چیز کو کھینچتے ہوئے شور مچاتے ہوئے بہت پسند کرتے ہیں خاص طور پر ایسی ٹوکری میں جسکے ساتھ دستہ ہو اس میں مختلف چیزیں بھر کر بچے بڑی شان سے ادھر اُدھر گھسیٹتے پھرتے ہیں۔

قیمتی اشیاء اور بچہ

جب آپ اپنے بچے کو چلتا دوڑتا دیکھیں گے تو ایک خوشی کی لہر دوڑ جائے گی۔ لیکن ساتھ ہی کچھ پریشانیاں بھی پیدا ہوں گی کیونکہ جب بچہ چلنا پھرنا سیکھ لے تو ایک اور دنیا اور ماحول میں وہ قدم رکھتا ہے اسکی دسترس سے کوئی چیز محفوظ نہیں رہتی۔ اسے گھر میں جگہ جگہ مختلف اشیاء پڑی ملیں گی اور وہ بچہ اب ان کے حصول کی کوشش کرے گا۔ اور آپ اس مرحلہ پر اسے روکنا بھی پسند نہیں کریں گے۔ بچہ اب نئی نئی اشیاء کے حصول اور دریافت کرنے کی کوشش کرے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ یہ اسکی ابتداء ہے اب آپ کے بچے کو یہ جاننا ہے کہ دنیا کیسی ہے اس کی ماہیت اور ظاہری وضع قطع کیا ہے یہی بچے کی فکر و نظر کی بنیاد ہے۔ اسکی راہنمائی کریں تاکہ اس کا ذہن تیز ہو سکے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ اس اسٹیج پر آپ بعض ایسی چیزیں جو بہت خطرناک ہیں اور کچھ ایسی اشیاء جو بہت زیادہ قیمتی ہیں آپ اسے چھونے نہیں دیں گے۔ خیال کریں کہ بچے کو سب کچھ اپنی مرضی سے نہ کرنے دیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر وقت اسے ٹوکتے رہیں جب آپ کا بچہ چلنے پھرنے لگے اور ذرا سیانا ہو جائے تو بہت قیمتی اشیاء ہٹا دیں کیونکہ یہ آپ کے لئے قیمتی ہیں بچے کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اسطرح آپ بار بار کے منع کرنے اور سمجھانے سے بچ جائیں گے اور بچہ پر بار بار کی تنبیہہ کا برا اثر پڑے گا۔ اور وہ اپنے آپ کو برا اور نااہل سمجھے گا۔ بچے میں خود اعتمادی کا احساس کسی بھی خوبصورت گلدان سے زیادہ قیمتی ہے ایسی چیزیں اسکے سامنے رکھیں جن کے وہ ڈھیر لگا سکے جس طرح چاہے استعمال کر سکے یہ چیزیں قیمتی نہ ہوں۔

وقت پر کھانا

بچے کی نفسیات ہے کہ وہ کھانے پینے کے معاملہ میں آزاد اور خود مختار بننا چاہتا ہے آپ کا بچہ اس مرحلہ پر بڑوں کی طرح کھانے کے قابل ہونے سے پہلے ہی ان کی طرح کھانا کھانے لگے گا پہلے پہل وہ اپنی اس خواہش کا اظہار اس وقت کرتا ہے جب آپ کی مدد سے پیالہ یا چمچہ پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اور جلد ہی وہ آپ کو محسوس کروا دے گا۔ کہ اسے اب آپ کی مدد کی ضرورت نہیں بلکہ بعض اوقات وہ آپ کی موجودگی کو بھی ناپسندیدگی سے دیکھے گا۔ یہ ممکن ہے کہ وہ دودھ پیتے وقت نہ صرف ہاتھ منہ اور کپڑوں بلکہ فرش کا بھی ستیا ناس کر دے۔ کوشش کریں کہ بچے کو اپنے وقت پر کھانا ملے کیونکہ یہ عمر ہے اس کی جب اس کی نیچرل نشوونما ہو رہی ہے وقت پر غذا اسکے جسم میں مضبوطی پیدا کرے گی۔ دوسرا لگاتار اسکی پرورش ہوتی رہے گی اور وہ مختلف بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

کھانا ایک فن بھی ہے

دعوتوں میں جب بڑے کھانا کھاتے ہیں تو اس دوران ہنستے بولتے رہتے ہیں اور گپ شپ بھی چلتی ہے جس سے ماحول خوشگوار رہتا ہے۔ اس طرح اگر غور کریں تو بچہ گپ وغیرہ تو نہیں لگاتا لیکن سست روی سے کھانا کھاتا ہے۔ اسکو کھانا کھانے کے لئے بہت زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ آپ اسے جلدی کھانے پر مجبور نہ کریں اور اس سست روی سے پریشان نہ ہوں۔ کھانے کے دوران اسے کھیلنے بھی دیں اگر وہ کھانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھوڑا بہت ضائع بھی کرنا ہے تو کرنے دیں اگر آپ نے جلدی کی تو آپ بچے کی نشوونما میں رکاوٹ کا باعث ہوں گے۔

سب سے اہم چیز آپ کا رویّہ ہے۔ ان تین اہم سالوں کے دوران آپ اپنے بچے کو کئی قسم کی نئی غذاؤں سے متعارف کروائیں گے۔ یہ بہت اہم کام ہے۔ نئی غذائیں ایک ہی وقت میں میز پر نہ رکھیں بلکہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں نئی غذائیں اسے دیں۔ اگر آپ کا بچہ دودھ نہیں پیتا تو آپ اُسے ایسی غذائیں دیں جو دودھ کی کمی پوری کر سکیں۔ مثلاً شوربہ، پڈنگ اور پنیر وغیرہ اگر وہ کوئی سبزی ناپسند کرتا ہے تو اس کے وٹامن کسی اور طریقے سے دیئے جا سکتے ہیں۔ کسی ایک خاص غذا کو مسئلہ نہ بنائیں کیونکہ یہ تو انسان کی فطرت کا عین تقاضا ہے کہ وہ کچھ چیزوں کو ناپسند کرے۔

والدین بعض اوقات بچے کو طرح طرح کی ترغیبیں دیتے ہیں۔ مثلاً اگر تم پلیٹ بالکل صاف کر دو گے تو تمہیں انعام ملے گا۔ اس قسم کے طریقوں سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ وہ لالچ میں آکر تو غذا کھائے گا۔ لیکن آپ اسے اچھی غذا کی طرف راغب کرنے میں اس طرح کامیاب نہ کر سکیں گے۔ ہاں اگر آپ اپنے بچے کو غذا کھلانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ وہ شوق سے کھائے تو اسے اسکی پسند اور خواہش کے مطابق غذا دیں۔ تو اسکی نشوونما بہترین انداز میں ہوگی۔ آپ کا مثبت، معقول اور پر اعتماد رویہ آپ کے بچے کو سیر ہو کر اور خوش دلی کے ساتھ کھانا کھانے میں مدد دے گا

کپڑے

بچے کافی دیر کے بعد اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ خود اپنی دیکھ بھال کر سکیں۔ یہ بات خاص طور پر کپڑے پہننے اور اتارنے میں صادق آتی ہے۔ ایک سال کی عمر تک آپ کو تو پیا ہر کام بچے کا خود کرنا پڑتا ہے جب بچہ تین سال کی عمر تک پہنچ جاتا ہے تو وہ سادہ کپڑے خود اتارنے کے قابل ہو جاتا ہے اور اسکی خواہش بھی ہوتی ہے کہ وہ یہ کام خود کرے۔ آپ بھی اس وقت اسکی مدد کر سکتے ہیں بٹن بند کرنے اور کھولنے میں مدد وغیرہ اس عمر میں بچے کو کپڑے ڈھیلے ڈھالے پہنائیں تنگ کپڑوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ یہ بات بچے کی شخصیت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

بچے کا رویّہ

جب کوئی بچہ پہلی دفعہ بولتا ہے تو والدین کو بے انتہا خوشی ہوتی ہے۔ اکثر بچے نہیں اور ہاں سے بولنا شروع کرتے ہیں۔ جب بچہ ہاں کی بجائے نہیں کہتا ہے۔ تو آپ کو جھنجھلاہٹ محسوس ہوتی ہوگی۔ اس عمر میں بچوں کے بات نہ ماننے کے سینکڑوں طریقے ہیں۔ مثلاً آپ اُنہیں بلائیں تو وہ بھاگ جائیں۔ یہ بھی نہیں کہنے کا ایک طریقہ ہے۔ اسی طرح اگر آپ اسے کوئی کام کہیں وہ سنی ان سنی کر دیں۔ اگلے چند سالوں میں اس قسم کی باتیں ہوں گی یہ رویہ سرکشی نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ دور ہے جس سے آپ بھی گزر چکے ہیں۔ آپ کو تسلی رکھنی چاہیئے۔ بچے خود بخود اس خامی پر قابو پا لیتے ہیں۔ آپ حکمت کے ساتھ ان کی تربیت کریں اسے بار بار ٹوکیں نہیں اور نہ اس پر بہت گہری نظر رکھیں کہ ہر وقت کے تعاقب سے وہ گھبرا جائے بلکہ معتدل رویّہ آپ کے بچے کیلئے بہتر ہوگا۔

آپ کا رویّہ

اس عمر میں بچہ محبت، پیار اور شفقت کا پیاسا ہوتا ہے۔ بچے کو بچہ سمجھئے اور خود بھی بچہ بن کر اس سے حسن سلوک کریں۔ آپ کو مثبت ردِعمل حاصل ہوگا۔ جب آپ بچے سے پیار اور نرمی سے پیش آئیں گے تو آئندہ بچے کی نظر میں آپ کے لئے عقیدت اور پیار ہوگا۔ وہ آپ کو اپنا دوست اور ہمدرد سمجھے گا۔ لیکن اگر آپ نے داروغہ بن کر بچے سے سلوک کیا تو پھر وقت کے ساتھ ساتھ بچے کے لئے ایک خوف پیدا کرنے والی ہستی بن جائیں گے۔ اور ممکن ہے کہ آپ کے اس رویّہ سے بچہ بغاوت کی طرف مائل ہو جائے۔ اس عمر میں بچہ شرارتیں بھی کرے گا۔ تنگ بھی کرے گا۔ کیوں اس لئے کہ یہ اس کی فطرت کی پہچان ہے اس کی عمر کا تقاضا ہے۔ اسے آزادی سے یہ کام کرنے دیں۔ بعض دفعہ یہ دیکھا گیا ہے کہ والدین چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو غیر ضروری پابندیوں میں جکڑ دیتے ہیں۔ اس طرح سے مستقبل میں والدین کو ایک عجیب و غریب نوجوان سے واسطہ پڑتا ہے۔ جسکی غلط سمت والدین نے بچپن ہی سے خود متعین کی۔ بچے کی فطرت فوری طور پر نفرت والی نظر اور پیار والی نظر دونوں کو پہچان لیتی ہے۔ اس دور میں بچے کو پیار والی نظر سے متعارف کروائیں۔ آپ کا اعلیٰ رویہ تو آپ کے گھر میں پرورش پانے والے ایک معصوم کو ایک عظیم الشان انسان بنا دے گا۔ بچے کے متعلق بڑا بن کر نہیں بلکہ بچہ بن کر سوچیں۔

گھریلو ماحول

جب بچہ تین سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو اب آپ کا واسطہ ایک شخصیت سے ہے۔ اس بات کو یاد رکھیں اور یہ شخصیت اب ارد گرد کے ماحول سے بہت کچھ حاصل کرنا شروع کرتی ہے۔ گھریلو ماحول ایک بچے کے مستقبل کے بارہ میں بہت کچھ دیتا ہے۔ اسلئے والدین کو چاہیئے کہ بچے کی خاطر گھر کے ماحول کو ہر طرح سے صاف ستھرا رکھیں۔ چھوٹے موٹے جھگڑے یا بات بات پر کشیدگی پیدا کرنا یہ سب باتیں معصوم فطرت کی راہ کا تعین کر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن آپ اس سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ اولاد بڑی ہو کر والدین کی نافرمان ہو جاتی ہے۔ باپ کے آگے کھڑی ہو جاتی ہے اور بد نامی کا باعث بنتی ہے اور والدین جیتے جی مر جاتے ہیں۔ اسکی وجہ کیا ہے۔ اس پر اگر دقیق انداز میں غور کیا جائے تو اس کی جڑیں خود والدین نے بچپن ہی میں مضبوط کر دی ہوتی ہیں۔ یعنی گھریلو ماحول کے معاملہ میں لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اور مستقبل کی پونجی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ پس کل کے آج کے لئے اپنے آج کی قربانی دیں۔

تعلیم و تربیت

مذکورہ باتیں تو بچے کی پرورش کے دور کے متعلق تھیں یا اس کے اس سفر کی طرف تھیں۔ جو اس نے ایک سال سے تین سال کی عمر کی طرف کیا۔ اب وقت آگیا ہے آپ اصل مقصد کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔ اب وہ دور شروع ہوگا جب آپ کے ہاتھ جو بنانا چاہیں گے اپنے بچے کو بنا دیں گے۔ اب بچہ کیا اور کیوں کے سوالات کرے گا۔ اب آپ کا کام ہے کہ اسے صحیح صحیح جوابات دیں اور اسکے دماغی کمپیوٹر کو FEED کریں۔ بچے کی فطرت پاک اور معصوم ہوتی ہے جو کچھ اسے دیں گے وہ قبول کرے گا۔ غور کریں کہ اس کی فطرت کی یہ خوبصورت معصومیت کس لئے ہے۔ اور سب سے پاک اور صاف اور مطہر شئے آپ اسے کیا دے سکتے ہیں۔ تو سب سے پہلے اسے پیدا کرنے والی ہستی کا پتہ دیں یعنی اللہ تعالے کی پیاری ذات کا۔ اُسے کہیں کہ یہ جو آسمان پر پیارا سا چاند ہے یہ اللہ میاں نے بنایا ہے۔ یہ رات کے وقت آسمان پر چمکنے والے ستارے اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ یہ جو اسکے ہاتھ میں پھل ہیں مثلاً آم، کیلے وغیرہ اللہ میاں نے پیدا کئے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی اڑتی چڑیاں، یہ چھوٹے چھوٹے طوطے وغیرہ سب اللہ تعالے کے پیدا کردہ ہیں۔ جب آپ ان موٹی موٹی باتوں سے بچے کو متعارف کرائیں گے۔ تو اس کا تجسس اور جاگے گا۔ پھر وہ آپ سے دوسری اشیاء کے متعلق سوالات کرے گا۔ جب یہ وقت آجائے تو سمجھ لیں کہ آپ نے بہت کچھ حاصل کر لیا۔ پھر حکمت کے ساتھ اسے دنیا کے سب سے پیارے، سب سے معصوم سب سے مطہر انسان یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متعارف کروائیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق کچھ جان لے گا۔ تو لازمی بات ہے کہ اس کے پیارے بندے کے متعلق عقیدت اور پیار خون میں شامل ہوتا جائے گا۔ یہ وہ سیڑھیاں ہیں جن پر چل کر وہ اصل اور حقیقی راہ کی طرف چل نکلے گا۔ پھر اسکی پیاری پیاری انگلی پکڑ کر اسے نماز کے لئے بیت الذکر کی طرف لے چلیں تو وہ ایک اور سیڑھی چڑھ جائے گا۔ اس کے بعد آپ نے اسے قرآن شریف جیسی مقدس کتاب سے متعارف کروانا ہے۔ ان باتوں کے بعد ایک اور اہم اور ضروری شئے سچ ہے جو اسی عمر میں لازمی بچوں کو سکھایا جائے۔ سچ کے متعلق اسے اتنا سبق دیا جائے کہ اسے سچ سے محبت ہو جائے۔ اور جھوٹ کے بارہ میں اتنی نفرت دی جائے کہ وہ جھوٹ سے بیزار ہو جائے۔ یاد رکھیں مذاق میں بھی جھوٹ کے قریب نہ جائیں۔ مثلاً آپ بچے کو بلائیں کہ آؤ میرے ہاتھ میں ٹافی ہے۔ مٹھی کھولو اور جب وہ مٹھی کھولے تو کچھ نہ نکلے یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ یہ ایک بیج ہے جو آپ خود بو رہے ہیں۔ پس اس سے پرہیز کریں۔ اب وقت آگیا ہے کہ آپ بچے کو ایک نظام کے تحت زندگی گزارنے کی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔ اور اسے جماعت احمدیہ سے متعارف کروا سکتے ہیں۔ اب وقت ہے کہ اسے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نام سے متعارف کروا سکتے ہیں آگے بڑھتے بڑھتے پیارے امامِ جماعت کی عقیدت اور محبت اس کے معصوم دل میں ڈال سکتے ہیں یہ کام تو فرشتے کریں گے لیکن آپ نے تو کوشش کرنی ہے۔ تصویر دکھا کر اسے بتائیں۔ کہ یہ ہمارے پیارے حضور ہیں۔ ہمیں بہت ہی پیارے ہیں۔ یہ وہ موٹی موٹی چیزیں ہیں جو آپ بچے کو اس عمر میں آسانی سے سکھا سکتے ہیں۔ باقی باتیں وہ آہستہ آہستہ خود بخود آپ سے معلوم کرے گا۔ ماحول سے سیکھے گا۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ خود سنجیدہ ہوں اسکی پرورش اور تربیت میں باقی کام اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔

آخری اور سب سے اہم شئے دُعا ہے۔ آپ جتنی بھی پرورش کر لیں۔ جتنی بھی دنیاوی لحاظ سے بچے کی تربیت کر لیں کچھ نہ بن سکے گا اگر دعا کا خانہ خالی ہوگا۔ آسمانی برکت پڑے گی تو بچہ اصل انسان بنے گا۔ پس اپنی اولاد کے لئے دردناک دعائیں کریں۔ کیونکہ والدین کی دعائیں اولاد کے حق میں مقبول ہوتی ہیں۔ دعا کے ذریعے اللہ تعالے سے مدد مانگیں۔ امامِ جماعت کی خدمت میں بھی اولاد کے لئے دعا کی درخواست کرتے رہا کریں۔ جب آپ کی حقیر کوششیں اور آسمانی پیاری نظر دونوں ملیں گی تو آپ کے سامنے عظیم الشان مستقبل پرورش پا رہا ہوگا۔ ایک پھل دار درخت آپ کے گھر میں

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

بچے کی تربیت
قبل از پیدائش

برطانیہ میں سائنسدانوں نے اعلیٰ ذہانت رکھنے والے بچوں کی پیدائش کا تجربہ شروع کر دیا ہے۔ اس تجربہ کے تحت پہلا بچہ جس کا نام لیوک ہے اب سات ہفتوں کا ہو چکا ہے (یہ گذشتہ سال کی بات ہے) اس بچے کو جسے "سپر بیب" کہا جا رہا ہے۔ پیدائش سے چار ماہ قبل ماں کے پیٹ میں ذہنی ترقی کے لئے کیسٹ کے ذریعے تعلیم دی گئی تھی۔ کیسٹ کے ٹیپ ایک ماہر نفسیات نے تیار کئے ہیں۔ ٹیپ ایک خصوصی پٹی کی مدد سے ماں کے پیٹ پر باندھ دئے جاتے ہیں اور حمل کے پانچویں مہینے سے ٹیپ دن میں دو بار گھنٹے گھنٹے بھر کے لئے چلائے جاتے ہیں۔ ٹیپ دل کی رفتار جیسی رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے ڈھول جیسی ہلکی آواز پیدا ہوتی ہے۔ لیوک کی ماں سارا نے بتایا ہے کہ ٹیپ کو پیٹی سے باندھ کر اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک لحاظ سے ایک گھنٹہ کے آرام کا موقعہ ہی ملتا رہا۔ سارا کی عمر ۲۳ سال ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ میں یہ اندازہ نہیں لگا سکتی کہ ٹیپ کی اس تعلیم سے لیوک کی دماغی استعداد میں کوئی بہتری ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ میرا پہلا بچہ ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ لیوک اپنی عمر کی نسبت سے زیادہ ہوشیار اور چاق و چوبند نظر آتا ہے۔ یہ میرے لئے ایک مسئلہ بھی ہے کیونکہ جب وہ اپنی طرف توجہ طلب کرتا ہے تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ وہ کھیل میں مگن رہتا ہے اور بہت دیر تک جاگتا رہتا ہے۔ اور تنگ نہیں کرتا۔ وہ حمل کی مدت سے دو ہفتے تاخیر سے پیدا ہوا اور مجھے کوئی دردِ زہ نہیں ہوا۔ پیدائش کے وقت لیوک رویا نہیں۔ بلکہ پُرسکون تھا۔ اور اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ لیوک کی ذہنی تعلیم کے ٹیپ تیار کرنے والے ڈاکٹر رینٹ لوگن جو واشنگٹن کی پیری مینٹل انسٹی ٹیوٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کا ٹیپ کا مقصد دماغی خلیوں کو فعال بنانا اور زندہ رکھنا ہے۔ ورنہ عام طور سے پیدائش کے وقت وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ ٹیپ سے تعلیم حاصل کرنے والے بچے ۶ ماہ کی عمر میں ذہنی لحاظ سے ایک سال بلکہ زیادہ عمر کے معلوم ہوتے ہیں اور پیدائش کے وقت عام طور سے ان کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ اور مسکراتے ہیں۔ روتے نہیں۔ اور اگر کچھ روئیں بھی تو بہت تھوڑا سا۔ لیوک بھی پیدائش کے وقت پُرسکون تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ وہ دیر تک جاگتا رہتا ہے۔ لیکن روتا نہیں۔ بٹھایا جائے تو سر اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ چمک دار چیزوں کی طرف نظر جمانے کی کوشش کرتا ہے۔ الٹا ہو جائے تو چلنے کے انداز میں ہاتھ پاؤں ہلانے کی کوشش کرتا ہے۔ ماں باپ کو دیکھ کر مسکراتا ہے۔ دریں اثنا بل فاسٹ کی کوئین یونیورسٹی میں اسی ذہنی تعلیم کا ایک سائنسی مطالعہ ڈاکٹر پٹر ہیپر کی نگرانی میں شروع کیا گیا ہے جس میں ۶۵ حاملہ خواتین حصہ لے رہی ہیں۔ اور ان میں آٹھ ایسی خواتین بھی شامل ہیں جن کے پیٹ کے بچے ڈاؤنز سنڈروم میں مبتلا ہیں۔

(دنیائے طب کراچی جنوری ۱۹۹۱ء)

صدام / بش

کہتے ہیں نہ زمانہ بدلتے دیر لگتی ہے نہ دل بدلتے۔ خلیج کی جنگ میں کتنی تباہی ہوئی اگر غور کیا جائے تو صدر صدام کو کویت سے نکالنا ہی مقصد وحید نہیں تھا۔ صدر بش اور صدر صدام کی آپس میں دشمنی تھی جس نے جنگ کو اسی طرح خلیج پر مسلط کر دیا۔ اور عراق کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ لیکن اس جنگ کے معاً پہلے صدر بش اور صدر صدام کی دوستی تھی اور کہا جا سکتا ہے جگری دوستی تھی صدر بش ہر وہ چیز صدام کو دینے کے لئے تیار تھا جسے ایران کو شکست دینے کے لئے اسے ضرورت تھی۔ یعنی یہ ایک تثلیث تھی صدر بش ایران کو تباہ کرنا چاہتا تھا اور وہ صدام کے ذریعے یہ کام لینے پر تلا ہوا تھا۔ اس لئے اسلحہ کی ہر وہ آئٹم جو عراق ایران جنگ میں عراق کے کام آ سکتی تھی وہ اسے دی جا رہی تھی لیکن ادھر عراق اور ایران کی جنگ ختم ہوئی اور ادھر صدر بش اور صدر صدام کی آپس میں لگ گئی۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اگر صدام کویت پر حملہ نہ کرتا اور قابض نہ ہو جاتا تو شاید جنگ اتنا نہ پھیلتی اور اتنی تباہی نہ کرتی لیکن اس کے باوجود صدام اور بش کی آپس میں دشمنی کا اظہار ناگزیر تھا۔ یہ مثال ہے زمانہ بدلنے کی اور دل بدلنے کی۔ جو دو دل اکٹھے دھڑکتے تھے۔ وہ الگ الگ دھڑکنے لگے۔ اور ایک دوسرے کی دھڑکن کو نہ صرف غیر ضروری بلکہ ضرر رساں محسوس کرنے لگے۔ اگرچہ صدر بش نے کئی دفعہ یہ تو کہا ہے کہ وہ صدام کے خلاف نہیں ہے لیکن ایسے بھی تو انہوں نے بیانات جاری کئے ہیں جن سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ وہ دراصل صدر صدام ہی کو راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں وہ انہیں اقتدار سے الگ کر کے زندگی کا مقصد پورا کرنا چاہتے ہیں۔

کردوں کے انتخابات

کردوں نے الزام لگایا ہے کہ انکے علاقوں میں عنقریب ہونے والے انتخابات کے سلسلے میں صدر صدام اپنی مرضی کی ایک مہم چلا رہے ہیں اور اس مہم کے چلانے میں ظلم و تشدد کی انتہا کی جا رہی ہے۔ کرد لیڈر کہتے ہیں کہ صدر صدام کے متعلق ہمارا یہ خیال ہے کہ ان انتخابات پر بری طرح اثر انداز ہونے کے لئے صدام جو کچھ کر سکیں گے کرتے رہیں گے۔

کرد گوریلوں نے عراقی ایجنٹوں کو پکڑا یہ ایجنٹ تقریباً ایک ہزار پونڈ دھماکے والا مادہ سمگل کر رہے تھے۔ اور یہ کرد علاقوں میں لایا جا رہا تھا۔ تاکہ بوقت ضرورت اس کو استعمال کر کے خوف و ہراس پیدا کیا جائے۔

کہا جا سکتا ہے کہ یہ یکطرفہ کہانی ہے۔ انتخابات کے موقعہ پر اکثر ایسا ہوتا ہے۔ ہر پارٹی دوسری پارٹی پر دھاندلی کے الزامات لگاتی ہے۔ صدر صدام پر جو یہ الزام لگائے جا رہے ہیں وہ بھی ضروری نہیں کہ درست ہوں۔ لیکن جب تک انتخابات ہو نہیں جاتے ان الزامات کی تردید بھی کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

تامل / مسلمان لڑائی

سری لنکا میں کولمبو سے ۱۴۰ میل دور مشرق میں تین چھوٹے چھوٹے دیہات میں مسلمانوں اور تامل نے ایکدوسرے کے متعدد افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کہتے ہیں کہ ۶۷ تامل مارے گئے اور ۵۶ مسلمان۔ یعنی کل مرنے والوں کی تعداد ۱۲۳ تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان علاقوں میں تامل اور مسلمان نہایت دوستانہ طریق پر زندگی بسر کر رہے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس دوستی کے باوجود کچھ ایسی تحتی لہریں بھی اٹھ رہی تھیں۔ جن سے پتہ چلتا تھا کہ حالات بگڑنے والے ہیں۔ اگرچہ ایک پولیس افسر نے تو یہ کہا ہے کہ مسلمانوں کے ۵۶ اور تامل کے ۵۴ افراد قتل کئے گئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ تامل مرنے والوں کی تعداد ۶۷ ہے اور مسلمانوں کی ۵۶ سب سے پہلے تامل نے مسلمانوں کے ایک گاؤں پر حملہ کیا اور یہ حملہ رات کے وقت کیا گیا تھا۔ تامل لوگوں کے گروہوں نے حملہ کرتے ہوئے بندوقیں بھی چلائیں اور چھرے بھی گھونپے اور انہوں نے پولیس سٹیشن پر بھی دھاوا بول دیا۔ پولیس نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ لوگ لبریشن ٹائیگرز تامل ایلم کے گوریلا تھے کہ گوریلے اسی طرح مختلف مقامات پر حملے کرتے ہیں اور لوگوں کو تنگ کرنے کا مقصد یہ بتاتے ہیں کہ انہیں اپنے لئے الگ ریاست درکار ہے۔ جس روز مسلمان گاؤں پر حملہ ہوا اس کے اگلے روز مسلمانوں نے تامل دیہات پر حملہ کر دیا اور اس حملے میں بالکل اسی طرح لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا جس طرح ان کے ساتھ کیا گیا تھا۔ یہ لوگ تامل ہی کی طرح تامل لوگوں کے گھروں میں بھی داخل ہوئے اور مختلف عمر کے مردوں اور عورتوں اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اگرچہ تامل یہ کہتے رہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے گاؤں پر حملہ نہیں کیا۔ لیکن آخر گوریلے تو تامل لوگوں ہی کے تھے۔ شریف آدمی تو کبھی دوسروں پر حملہ نہیں کرتا۔ لیکن جب لڑائی کی آگ دہکتی ہے تو شریف آدمی بھی اس کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں اور تامل لوگوں کے آپس میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں پولیس اس قسم کے بلووں کو روکنے اکثر ناکام رہتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
"وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے۔ وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔"
(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ (ادارہ)

انیس احمد ابن محمد ادریس
ربوہ

صبیح صادق ابن محمد صادق
ربوہ

نداء کنول بنت مبارک احمد بھٹی
دارالعلوم جنوبی ربوہ

نبیل احمد ناصر ابن چوہدری ادریس
احمد - ربوہ

چاند احمد ابن آفتاب احمد
کھیوہ ضلع فیصل آباد

مریم ہادی بنت ڈاکٹر عبدالہادی
کراچی

عدیل احمد ابن محمد اکرم انجم
جھنگ صدر

محمد عامر ابن چوہدری نذیر احمد
چک ۵۷، ج-ب ضلع فیصل آباد

فیصل محمود ابن قیصر محمود
ربوہ

مشعل مسعود ابن چوہدری مسعود احمد
وڑائچ چک نمبر ۱، ضلع سرگودھا

باسل احمد ابن محمد اکرام انجم
جھنگ صدر

عروشہ ثریا بنت ملک اختر احمد
راولپنڈی

فریحہ مبشر بنت راجہ منور احمد مبشر
کراچی

فائزہ بنت چوہدری عبدالغفور
لاہور

صلاح الدین احمد ابن یاسر ریاض چیمہ
گھمی

مریم صدف بنت عبدالناصر ناصح
فتح پور ضلع لیہ

فصیح احمد ابن مبارک لطیف
کراچی

بلال احمد ابن گلزار احمد
چک ۵، رتی ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے جماعت اسلامی کے اراکین اسمبلی کی رکنیت ختم کرنے کے لئے ریفرنس بھجوانے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ یہ ریفرنس جماعت اسلامی کے قومی وصوبائی اسمبلیوں کے اراکین کے خلاف براہ راست چیف الیکشن کمشنر کو بھجوائے جائیں گے۔ یہ ریفرنس وفاقی وزیر قانون کی زیر نگرانی تیار کئے جا رہے ہیں۔

○ سابق اٹارنی جنرل سابق وزیر قانون اور صدر مملکت کے خصوصی معتمد سید شریف الدین پیرزادہ نے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دوبارہ صدر سے اہم آئینی اور قانونی مسائل پر گفتگو کی۔

○ آزاد کشمیر اور چاروں صوبوں کے بائیس لاکھ کلرکوں نے قلم چھوڑ ہڑتال کر دی۔ لاہور اور دیگر شہروں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔

○ افغان لیڈر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ میں مزید ۱۵ لاکھ افراد کی قربانی دینے اور مزید ۱۴ سال تک پہاڑوں میں رہنے کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ملیشیا کو نکالنے کے سلسلے میں مذاکرات ناکام رہے تو میں قدم اٹھاؤں گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تمام مجاہد جماعتوں نے مجھے عملی حمایت کا یقین دلایا ہے۔

○ نئی پاسپورٹ پالیسی سے عوام شدید مشکلات کا شکار ہو گئے ہیں جب کہ بھقانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

○ وسطی ایشیا کی ریاستوں کو سڑک کے ذریعے پاکستان ایران اور ترکی سے ملانے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

○ وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف کے درمیان مذاکرات بجٹ سے قبل متوقع ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس سلسلے میں آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ مذاکرات پارلیمنٹ چیمبر میں ہوں گے اور دونوں اطراف سے پانچ پانچ اراکین شامل ہوں گے۔

○ کوئٹہ میں کرفیو کی خلاف ورزی پر درجنوں افراد کو چوراہوں میں مرغا بنا دیا گیا۔ بوڑھے افراد کو بھی نہیں بخشا گیا۔ بندوق کے بٹ مار کر ایک معمر شخص کا کندھا توڑ دیا گیا۔ کرفیو پاس نہ ملنے کے باعث ایک ایمبولینس میں مریضہ جاں بحق ہو گئی۔ کرفیو میں تین گھنٹے کا وقفہ دیا گیا۔ قومی اخبارات تقسیم نہیں ہو سکے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم دوبارہ آئی جے آئی میں شامل نہیں ہوں گے۔ انہوں نے نئے الیکشن کروانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اقتدار حاصل کرنے کے ۲۴ گھنٹے بعد ہی غلط راہ پر چل نکلے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ ہمارے اراکین کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہیں تو خود انہیں بھی مستعفی ہونا چاہیئے کیونکہ ووٹ اتحاد کو ملے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صدر صاحب موجودہ دور اور پیپلز پارٹی کے دور میں موازنہ کریں۔

○ قومی انٹیلی جنس ادارے کے سابق سربراہ ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل گل حمید نے کہا ہے کہ افغان مسئلہ امور خارجہ کا نہیں بلکہ ہمارے حال مستقبل اور زندگی موت کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغان مجاہدین میں اتحاد کرانے کی کوشش کرنا مداخلت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کابل کی موجودہ صورت حال کے ذمہ دار جہاد کے مخالفین اور امن کے دلال ہیں۔

○ افغان لیڈر حکمت یار نے کابل کے ارد گرد مزید فوج پھیلا دی ہے۔ پاکستان کی فوج نے حکمت یار کی حمایت ختم کر دی ہے۔

○ امریکہ نے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان نے سٹنگر میزائل چین پہنچا دیئے ہیں۔ امریکی انٹیلی جنس ادارے نے بتایا کہ یہ ٹیکنالوجی چین کے ہاتھ لگ جانے کے باعث چین نے اپنا میزائل تیار کر لیا۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے ہزاروں بھارتی فوجیوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے۔ حریت پسندوں نے فرسیل کے فوجی کیمپ کی طرف جانے والے تمام راستے کاٹ دیئے ہیں شاہراہوں پر سامان لے جانے والے فوجی قافلوں پر حملے کئے جارہے ہیں۔ ان فوجیوں کو اب صرف ہیلی کاپٹروں کے ذریعے رسد فراہم کی جارہی ہے۔

○ فلپائن میں کمیونسٹ چھاپہ ماروں نے ۱۵ پولیس والوں کو ہلاک کر دیا۔

○ افغانستان کی کمیونسٹ ملیشیا نے مجددی حکومت کو جنگ کی دھمکی دے دی ہے۔ ملیشیا کے کمانڈر نے کہا ہے اگر ان کو کابل سے نکالا گیا تو وہ حملہ کر دیں گے حکمت یار کی طرف سے دوستم ملیشیا کو کابل سے نکالنے پر دباؤ کے باعث کابل میں خون خرابے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ جنگ بندی کی مدت ختم ہونے والی ہے۔

○ کابل میں اصل اقتدار پس پردہ دوستم ملیشیا کے پاس ہے۔ جنرل دوستم ٹی وی پر آکر اگر اپنے صدر ہونے کا اعلان کرنا چاہیں تو انہیں کوئی روک نہیں سکتا صدر مجددی اور احمد شاہ مسعود کی دوستم کے بغیر کوئی اہمیت نہیں۔ دوستم کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت کو ہماری اہمیت کا بخوبی اندازہ ہے۔ تمام اہم تنصیبات پر ہمارا کنٹرول ہے۔

بقیہ : صد ۳ سے آگے

قائم کرنے سے مراد باجماعت نماز ہوتی ہے۔ ایک معنے (نماز کو قائم کرو) کے یہ کئے گئے تھے کہ نماز ہوشیاری اور چستی کی حالت میں ادا کرتے ہیں۔ سو ان معنوں پر یہ (—) دلالت کرتی ہے۔

"ان نمازیوں پر خدا کا عذاب نازل ہوگا جو اپنی نمازوں میں غفلت برتتے ہیں"۔

یعنی نماز تو پڑھتے ہیں مگر ان کے دلوں میں پوری رغبت اور چستی نہیں ہوتی۔ اسی طرح ظاہری سستی اور غفلت کی طرف اس (—) اشارہ کیا ہے کہ

"جب بھی نماز پڑھتے ہیں ان پر سستی اور غفلت غالب ہوتی ہے"۔

.......اس کا مطلب یہ نہیں کہ خیالات پراگندہ ہوں تو نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ خیالات کو پراگندگی سے بچاؤ۔ اور ذہنی بیداری اور چستی پیدا کرو۔ اور جو باتیں پراگندگی کو پیدا کرنے والی ہیں انہیں دور کرو۔ اسی فرض کو پورا کرنے کے لئے حکم دیا ہے کہ نماز سے کچھ عرصہ پہلے نماز کے لئے بلایا جانا چاہیئے۔ اس بلاوے کو سن کر اپنے کاروبار ترک کر کے نماز کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اسی طرح یہ کہ نماز سے پہلے وضو کرنا چاہیئے پھر بیت الحمد میں جا کر یا گھر پہ سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ پھر بیت الحمد میں امام کے انتظار میں ذکر الٰہی کرنا چاہیئے۔ ان سب کاموں سے ظاہری اور باطنی سستی دور ہوتی ہے۔ کیونکہ خیالات میں پراگندگی اور سستی اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ دھیان کسی اور طرف ہو۔

بقیہ : صد ۵ سے آگے

پل رہا ہوگا۔ اور مستقبل میں آپ میٹھے پھل کھانے کے حقدار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولاد کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ مصباح نومبر ۱۹۹۱ء)

رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ ۔ ربوہ
ڈیلر پاک فین۔ تمام ورائٹی دستیاب ہے۔ بریکٹ فین، سیلنگ پیڈسٹل، ایگزاسٹ، واشنگ مشین

سلور لنک کمپوزنگ کی نئی پیشکش
سلور لنک پریس
ہر قسم کی اردو و انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین کی اعلیٰ پرنٹنگ کے لئے امپورٹڈ مشینری کا اجراء۔
سلور لنک پریس ۲۱۔ دل محمد روڈ۔ لاہور
ہیڈ آفس: احسان منزل ۲ رائل پارک۔ لاہور
پروپرائٹر: وسیم احمد انور شیخ — فون: ۳۶۹۸۸۷